NOOR UL QUR'AN THE POETIC TRANSLATION OF THE HOLY QUR'AN IN SINDHI LANGUAGE BY HAJI AHMED MALLAH

نور القرآن قرآن پاک کا سندھی شاعری میں منظوم اور نایاب ترجمہ تحقیقی جائزہ

صبغت اللہ میسر

سجاد احمد پنہور

ABSTRACT:

"Noor-ul-Qur'an" the poetic Translation of the Holy Qur'an The poetic translation of the Holy Qur'an in Sindhi language by Haji Ahmed Mallah is famous and highly recognized translation ever in the history of Sindhi religious poetry, in fact it is very historic work done by a Sindhi poet Haji Ahmed Mallah. It is a privilege of Sindhi language that the approved translation of the Holy Qur'an exists in a language which is a masterpiece of Sindhi language and Sindhi poetry. First he translated in (Manzoom) the last chapter (para) of the Qur'an, which was published by the Dar ul Isha'at, Hyderabad, after which the whole Qur'an was translated into the Manzoom translation, which was published by Arbab Allah Jurio Khan from Offset publishing Karachi in 1969. The same translation was published by the Mehran Arts Council in 1978 by the Text Board of Sindh, the key note words written by Dr. Ghulam Mustafa Qasimi, a renowned scholar and researcher of the case, which contains 800 pages of poem. It should be borne in mind that earlier in the Kalhora period in Sindh, the translation of the thirtieth chapter of the Holy Qur'an has been done by Makhdoom Mohammad Hashim Thatwi, the leading scholar of Sindh, but the complete translation of the Holy Qur'an done by Haji Ahmad Mallal the "Noor-ul-Qur'an". In 1996, this translation was published by the Saudi Prince Talal bin Abdul Aziz and distributed fi-sabilillah. Recently it is published by Sindhica Academy. In this case done by Haji Ahmad Mallah, the manzoom translation of the Qur'an, Dr. Ghulam Mustafa Qasmi writes,"This regular translation of the Qur'an is in front of you, which is a new, unique, individualistic and a great translation of his own style".

KEYWORDS: *Noor-u- Quran, Haji Ahmed Mallah, Manzoom Translation of the Holy Qur'an, A privilege of Sindhi Poetry.*

قرآن پاک کا سندھی زبان میں منظوم ترجمہ "نور القرآن" کے نام سے دنیا بھر میں بیحد معروف و مشہور ہے، جسے سندھی زبان میں ایک نایاب اور شاہکار ترجمہ کی حیثیت حاصل ہے۔ اس معروف ترجمہ کے تحریر کرنے والے سندھ کے علائقہ لاڑ کے معروف شاعر مولوی احمد ملاح ہیں۔

آپ کا نام احمد ملاح ولد نانگیو ملاح لاڑ کی طرف بدین کے قریب روپاماڑی سے دو میل دور گاؤں کنڈو میں سنہ 1896ء میں یکم فروری کو پیدا ہوئے، آپ کی وجہ شہرت ایک نایاب سندھی منظوم ترجمہ قرآن پاک ہے۔ یہ منظوم ترجمہ "نور القرآن" کے نام سے جانا پہچانا جاتا ہے۔

احمد ملاح اپنے زمانہ طالب علمی کے اچھے طالب علم، بااخلاق اور نیک سیرت انسان، لائق استاد اور بہترین شاعر تھے، آپ کی وجہ شہرت شاعری ہے، آپ نے متعدد زبانوں، جن میں سندھی، اردو، سرائیکی، عربی، فارسی میں بہترین شاعری کی ہے، شاعری کی ہر صنف پر طبع

آزمائی کی مگر سب سے زیادہ جس صنف میں انہیں پذیرائی ملی وہ ان کی حمدیہ و نعتیہ شاعری اور منظوم ترجمہءقرآن ہے، حاجی احمد ملاح کی شاعری میں زباں و بیاں کی روانی پائی جاتی ہے، بعض ادیبوں کا کہنا ہے کہ سندھ میں شاہ عبد الطیف بھٹائی کے بعد اگر کسی شاعر میں زباں وبیاں کی اس قدر روانی پائی جاتی تھی تو وہ شاعر احمد ملاح تھے۔

مولوی حاجی احمد ملاح کا کہا ہوا کلام نہایت آسان فہم اور بلاغت کا شاہکار ہے، آپ کی سندھی زبان میں شاعری نے خصوصی طور پر عوام میں بڑی پذیرائی حاصل کی، اسی سلسلہ میں آپ کو "عوامی شاعر" کہا جانے لگا، آپ قادر الکلام شاعر ہیں اور آپ کی ایک وجہ شہرت یہ بھی تھی کہ آپ فی البدیع شاعری میں بھی بڑی دسترس رکھتے تھے۔ شاعر اپنے عمومی خطاب سے عوامی شاعر بن سکتا ہے بشرطہ کہ اس کا یہ خطاب عام ہو اور اس کی شاعری عروضی ہو، اس معنوی اعتبار سے خلیفہ گل محمدؒ اور حاجی احمد ملاحؒ عوامی شاعر ہیں۔ جبکہ عروضی اعتبار سے موزوں شاعری کی ہے، ان میں شاعر ثناء اللہ ثنائیؒ اور حاجی احمد ملاحؒ عوامی شاعر ہیں۔ 1

مولوی حاجی احمد ملاحؒ نے متعدد زبانوں میں شاعری کی ہے جن میں عربی، فارسی، اردو، سرائیکی اور سندھی زبان میں شاعری پر دسترس رکھتے تھے، سندھی زبان میں ایک بہترین شاعر تھے، آپ کی شاعری سندھی زبان کی لغت اور معنویت کے ساتھ کئی خوبیوں سے آراستہ ہے۔ 2

مولوی حاجی احمد ملاحؒ نے شاعری کی ہر صنف پر طبع آزمائی کی ہے، آپ کی شاعری عربی، فارسی، سندھی، اردو اور سرائیکی زبانوں میں موجود ہے۔ 3 مولوی حاجی احمد ملاحؒ ایک پُر گو اور فصیح شاعر ہیں، ان کی شاعری میں غزل کی خوبیوں میں سلاست اور روانی ہے، حالانکہ وہ عربی اور فارسی میں کافی مہارت رکھتے تھے تاہم اس دور میں ان دونوں زبانوں میں آپ کی شاعری نے اس قدر پذیرائی حاصل نہ کی جس قدر دیگر شعراء کی شاعری نے کی۔ 4 مگر بلحاظ دیگر سندھی زبان میں آپ کی شاعری میں الفاظ کے چناؤ اور استعمال کے اعتبار سے ان کی سندھی شاعری ایک قابل قدر اور سند کی حیثیت رکھتی ہے۔ 5

بقول سندھ کے نامور شاعر شیخ ایازؒ کے حاجی احمد ملاحؒ کی شاعری سندھ میں شاہکار شاعر شاہ عبد الطیف بھٹائیؒ کے بعد ایک ایسی شاعری کا درجہ رکھتی ہے جس میں روانی پائی جاتی ہے، ایسے الفاظ جن کو ہم "شاہ جو رسالو" میں تلاش کرتے ہیں ہمیں حاجی احمد ملاح کی شاعری میں ملتے ہیں۔ 6

حاجی احمد ملاحؒ کا کلام فصاحت اور بلاغت کا شاہکار ہے، جو کہ سندھی شاعری میں خصوصیت کا حامل ہے، جس شاعری میں فصاحت اور بلاغت نہیں پائی جاتی وہ عوامی پذیرائی حاصل نہیں کرپاتی، آپ کی شاعری میں برسات کے قطروں کی طرح خیالات کی اُترن ہے، یہ ہی وجہ ہے کہ سَرزمینِ سندھ کے علاقہ لاڑ سے تعلق رکھنے والے شاعر حاجی احمد ملاحؒ نے باکمال شہرت حاصل کی اور ان کے اس فن شاعری بالخصوص "نور القرآن" پر فخر کیا جاسکتا ہے۔ 7

حاجی احمد ملاحؒ جس پائے کے معروف و نامور عالم تھے اسی طرح آپ کی شاعری بھی ایک بے نظیر اور بے مثال مرتبہ رکھتی ہے، اسی اعتبار سے آپ کو سندھ کا "بے نظیر شاعر" کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔ 8 حاجی احمد ملاحؒ سندھ سے تعلق رکھنے والے، لاڑ علاقہ کے یگانہ شاعر تھے، جو کہ سندھی زبان کے "اکابر شاعر" کا درجہ رکھتے ہیں، ان کی شاعری میں شعری روایات کے ساتھ الفاظ کی مہک پائی جاتی ہے۔ 9

حاجی احمد ملاحؒ کی شاعری میں ان کی نظم گوئی نے سندھی ادب میں ایک نمایاں حیثیت حاصل کی۔ 10 حاجی احمد ملاحؒ نے شاعری کی دیگر اصناف پر بھی طبع آزمائی کی مگر ان کی خیال آرائی، واقعات نگاری بڑی اہم ہے، انہوں نے قرآن پاک میں موجود واقعات کو اپنی شاعری کے فن کے ذریعے عوام تک جس روانی اور آسان انداز میں پہچایا ہے، یہ ان کا کمالِ فن ہے، آپ کی شاعری کو "واقعاتی شاعری" کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔ 11

حاجی احمد ملاحؒ نہ صرف ایک عالم اور شاعر تھے بلکہ ایک مجاہد سپاہی بھی تھے جنہوں نے تحریکِ پاکستان میں اپنا کردار ادا کیا ہے، آپ نے تحریکِ خلافت، ریشمی رومال تحریک، خاکسار تحریک، آل انڈیا مسلم لیگ میں بھی سر گرم رہے۔ 12

حاجی احمد ملاحؒ سندھ کے روحانی سلسلہ کے بزرگ خواجہ محمد زمان لنواری شریف رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے، جن کا سلسلہ ءنسب خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے، آپ نے سلسلہ لنواری شریف سے فیض حاصل کیا اور بعد میں سلسلہ حق کی تلقین کو تاحیات عوام تک پہچاتے رہے۔ 13

حاجی احمد ملاحؒ، ایک صاحبِ سیرت اور بااخلاق کردار کے حامل تھے، آپ کی شخصیت، سوانح حیات، شاعری اور علمی کاوشوں کے مختلف پہلوؤں پر متعدد ایم فل اور پی ایچ ڈی مقالہ جات تحریر کئے جا چکے ہیں، ان میں سب سے نایاب اور شاہکار شہرت کا حامل آپ کا منظوم ترجمہ قرآن پاک "نور القرآن" ہے جو کہ سندھی زبان کا ایک نہایت ہی شاندار اور شاہکار ترجمہ جانا جاتا ہے۔ 14

منظوم سندھی ترجمہ قرآن پاک "نور القرآن" کا تعارف

سندھی زبان کا یہ امتیاز ہے کہ منظور ترجمہ قرآن پاک اس زبان میں موجود ہے جو کہ سندھی زبان اور سندھی شاعری کا شاہکار ہے، سندھی زبان میں موجود یہ منظور ترجمہ قرآن پاک معروف عالم اور شاعر حاجی احمد ملاحؒ نے کیا ہے، حاجی احمد ملاحؒ نے سب سے قبل قرآن پاک کے تیسویں پارہ عمّؔ کا منظوم ترجمہ کیا جو کہ دار الاشاعت حیدر آباد سے شایع کیا گیا، بعد ازاں مکمل قرآن پاک کو منظوم ترجمہ میں پرو یا جسے ارباب اللہ جڑیو خان نے فوٹو آفسٹ کراچی سے غالباً 1969ع میں شایع کروایا، اسی ترجمہ کو 1978ع میں مہران آرٹس کونسل نے سندھ ٹیکسٹ بورڈ کی طرف سے شایع کیا، اس میں مقدمہ سندھ کے نامور عالم اور محقق غلام مصطفیٰ قاسمی رحہ کی طرف سے لکھا گیا، یہ منظوم قرآن پاک آٹھ سو صفحات پر مشتمل ہے۔

یہ بات ذہن نشین ہونی چاہئے کہ اس سے پہلے سندھ میں کلہوڑا دور میں قرآن پاک کے تیسویں پارہ عمّ کا منظوم ترجمہ سندھ کے معروف عالم و محقق مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی رحہ نے کیا ہے مگر مکمل منظوم ترجمہ حاجی احمد ملاحؔ کا کیا ہوا "نور القرآن" ہے۔
1996ع میں اس منظوم ترجمہ قرآن پاک کو سعودی شہزادہ طلال بن عبدالعزیز نے سرکاری طور پر شایع کروا کر فی سبیل اللہ تقسیم کیا، جو کہ اس منظوم ترجمہ قرآن کا اعزاز ہے۔ حاجی احمد ملاحؔ کے اس ترجمہ قرآن پاک کے متعلق لکھے گئے مقدمے میں ڈاکٹر غلام مصطفی قاسمی لکھتے ہیں، "یہ منظوم ترجمہ قرآن پاک جو آپ کے سامنے ہے، جو کہ بالکل نیا، انفرادی حیثیت کا حامل اور اپنے طرز کا ایک بہترین ترجمہ ہے۔"15

نور القرآن سے اقتباس

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم

اول نام الله جو، جو ڏيندڙ ڏيھ ساري
ڏيئي نه پچاري، مڙنيان مهربان گھڻو

سورۃ النصر کا منظوم ترجمہ۔16

اِذا جآءَ نَصرُ اللہِ وَالفَتحُ (1)

جڏهن مدد اچي الله جي ۽ پڻ سوڀ ستار

وَرَءَیتَ النَّاسَ یَدخُلُونَ فِی دِینِ اللہِ اَفوَاجًا (2)

ڏسين ته ماڻهو ملڪ جا، قطارون قطار
گھڙن ڏٽيءَ جي دين ۾ ڇڏي ڪفر جي ڪار

فَسَبِح بِحَمدِ رَبِّکَ وَاستَغفِرہُ

پوءِ پنهنجي پروردگار جا، ڳايج ڳڻ هزار
پوءِ منگ معافي تنهن ڪنان هنجون تنهن وٽ هار

اِنَّہ کَانَ تَوَّابًا (3)

بي شڪ بخشڻهار، سو آهه واهر واهه جي

سورۃ الماعون کی آخری دو آیات کا ترجمہ۔17

اَلَّذِینَ ھُم یُرَاءُونَ (آیت 6)

ڪن خوشامد خير ۾، چلن اهائي چال

وَیَمنَعُونَ المَاعُون (آیت 7)

بند رکن ٿا پال، اهڪي سهڪي عام سين

سورۃ الکوثر کا منظوم ترجمہ۔18

اِنَّا اَعطَینٰکَ الکَوثَرَ (آیت 1)

بي شڪ بي انداز، توه ڪياسون تو مٿي

فَصَلِ لِرَبِّکَ وَانحَرَ (آیت 2)

پوءِ دعا گهر، ڏٺيءَ کان ڪر نذر نياز
اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الاَبتَر (آيت 3)
تو سان جو نا ساز، نانگو نپٽو آهه سو

حاجی احمد ملاحؒ کے علاوہ سندھ کے معروف بزرگ، عالم ادیب اور شاعر سید تاج محمود شاہ امروٹی رحہ، درگاہ امروٹ شریف کے اولین گدی نشین کا سندھی ترجمہ قرآن پاک بھی ایک نایاب حیثیت کا حامل ہے۔

یہ نایاب قرآن پاک کا سندھی ترجمہ جسے خادم الحرمین شریفین، شاہ عبداللہ بن عبدالعزیز آل سعود نے سرکاری طور پر شاہ فہد قرآن مجید پرنٹنگ پریس، المدینہ المنورہ، سعودی عرب ، شایع کروایا اور فی سبیل اللہ تقسیم کیا۔ اس قرآن پاک کا مقدمہ شیخ صالح بن عبد العزیز بن محمد آل شیخ، وزیر الاوقاف، المملکۃ الاسلامیہ العربیہ السعودیہ نے تحریر کیا۔

ان دو تراجم قرآن پاک کا جب تاریخی طور پر بغور مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں یہ بات واضع طور پر معلوم ہوتی ہے کہ سندھ کی سرزمین کس قدر خوش قسمت اور خوش نصیب ہے کہ، یہاں پر ہی سب سے پہلے دنیا میں قرآن پاک کا کسی دوسری زبان میں ترجمہ ہوا تو وہ سندھی زبان ہے، قرآن پاک نثری ترجمہ دیکھتے ہیں تو وہ بھی یہیں پر ہی ملتا ہے جبکہ منظوم ترجمہ بھی اگر دنیا کی کسی زبان میں سب سے پہلے پہل ہوا تو وہ سندھی زبان میں ہی ہے۔

روزنامہ پاکستان میں مضمون نگار اسلم قائم خانی لکھتے ہیں:

قرآن پاک کا سندھی زبان میں منظوم ترجمہ کرنے والے سندھ کے علاقہ لاڑ کے معروف شاعر مولوی احمد ملاحؒ کی شاعری پر مبنی 12 الگ الگ مجموعوں سمیت سندھ کے طول و عرض میں بکھرے ان کی شاعری کے شائع نہ ہونے والے نسخوں کو اکٹھا کرکے کلیاتِ احمد کے نام سے ترتیب دی جانے والی کتاب اور مولوی موصوف کی غزلیاتِ احمد کی رونمائی بلاول پارک ٹنڈو باگو میں ایک پُروقار تقریب میں کی گئی.. تقریب کا اہتمام رستمانی ایجوکیشن سوسائٹی کی جانب سے کیا گیا۔

تقریب کی صدارت کے فرائض علم وادب کے حوالے سے اپنی الگ شناخت رکھنے والے سابق وائس چانسلر سندھ یونیورسٹی جامشورو محترم مظہر الحق صدیقی نے ادا کئے، جبکہ ڈائریکٹر اقبال اکیڈمی لاہور محمد سہیل عمر تقریب کے مہمان خصوصی تھے....

"لاڑ کا لعل" کے حوالے سے علمی دنیا میں اپنا ایک منفرد مقام رکھنے والے مولوی احمد ملاحؒ کی شاعری کے الگ الگ مجموعوں اور بکھرے اشعار کو یکجا کرکے موتیوں کی مالا بنا کر کلیاتِ احمد کے نام سے 600 سے زائد صفحات پر مشتمل کتاب ترتیب دینے اور مولوی احمد ملاحؒ کی غزلیات احمد پر اعراب لگانے کا فریضہ انجام دینے والے مقامی پروفیسر ضرار رستمانی کو تقریب رستمانی ایجوکیشن سوسائٹی کے چیئرمین خالد رستمانی نے اپنی مختصر تقریر میں کہا کہ ہمارا بھائی ضرار رستمانی اپنے اس کام میں اتنا مگن ہو گیا تھا کہ ہمیں اس کی صحت کے حوالے سے خدشات لاحق ہو گئے تھے، مگر آج تقریب میں جس انداز سے ان کی ان کوششوں کو خراج تحسین پیش کیا جا رہا ہے، اس سے ہم سب کے سر فخر سے بلند ہو گئے ہیں۔

سندھ کے لاڑ کے علاقہ میں فلسفہ اور اسلامی سکالر کی حیثیت رکھنے والے پروفیسر ضرار رستمانی نے اپنی تقریر میں کہا کہ مولوی احمد ملاحؔ کی لازوال شاعری کو ایک جگہ یکجا کرنا ان کی دلی تمنا تھی، جو آج پایہ تکمیل کو پہنچی ہے۔انہوں نے کہا کہ سب سے مشکل مرحلہ مولوی احمد ملاحؔ کی "غزلیات احمد "پر اعراب لگانا تھا، جو دو سال کے عرصے میں مکمل ہوا ہے۔پروفیسر ضرار رستمانی نے کہا کہ اب وہ مولوی احمد ملاحؔ کی شاعری کے تیسرے ایڈیشن کو ترتیب دے رہے ہیں۔پروفیسر ضرار رستمانی نے کہا کہ ان کی کوشش صرف یہ ہے کہ لاڑ کے اس عظیم شاعر کو اس انداز میں دنیا کے سامنے لایا جائے کہ کم از کم سندھ اور پاکستان میں تو لوگوں کو پتہ چلے کہ مالی طور پر انتہائی غریب، مگر فکری اور عملی طور پر قدرت کی نعمتوں سے مالامال مولوی احمد ملاحؔ صرف لاڑ ہی کے نہیں، بلکہ ملکی سطح کے "قومی شاعر" تھے۔

تقریب میں موجود مقررین نے مولوی احمد ملاحؔ کے قرآن پاک کے سندھی زبان میں منظوم ترجمے کو ایک نایاب اور عظیم کارنامہ قرار دیا ہے۔"نور القرآن" کے نام سے موسوم اس سندھی منظوم ترجمے کو عالم اسلام کے جید علماء اور اسلامی سکالر ہر لحاظ سے درست، شاہکار اور نایاب قرار دے چکے ہیں۔

"نور القرآن" کا پہلا ایڈیشن سابق وزیر اعلیٰ سندھ ڈاکٹر ارباب غلام رحیم کے چچا ارباب الہ جڑیو خان نے خصوصی طور پر شائع کرایا تھا، جبکہ دوسرا ایڈیشن داؤد فاؤنڈیشن کراچی، تیسرا ایڈیشن مہران آرٹ کونسل حیدرآباد، چوتھا ایڈیشن سعودی عرب کی حکومت نے سرکاری طور پر شائع کروایا، جبکہ "نور القرآن" کا پانچواں ایڈیشن سندھ اکیڈمی حیدرآباد نے شائع کرایا تھا۔مقررین نے قرآن پاک کے سندھی زبان میں منظوم ترجمے "نور القرآن" کو ایک معجزہ قرار دیا ہے۔19

حاجی احمد ملاحؔ کی دیگر کتب

منظوم ترجمہ "نور القرآن" کے علاوہ مولوی احمد ملاحؔ کی شاعری کے مجموعوں میں دیوانِ احمد، گلزارِ احمد، پیغام احمد، غزلیاتِ احمد، معرفِ الٰہی اور فتح لواری سمیت مجموعی طور پر 12 کتب شامل ہیں۔مولوی احمد ملاحؔ کا ایک اور عظیم کارنامہ ہے جو انہوں نے سرانجام دیا، اس کا اندازہ ان کی کتاب فتح لواری پڑھ کر لگایا جاسکتا ہے۔

مولوی احمد ملاحؔ کی ان کتابوں کا دنیا کی دیگر زبانوں میں ترجمہ کرنے کی اشد ضرورت ہے اور اس بات کی طرف بھی توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ ان کی یادگار کتب کو نئے سرے سے چھپوا کر کے ان کے علمی کارناموں کو دنیاوی طور پر پذیرائی دی جائے۔اس علمی اور تاریخی کام سے ممتاز شاعر مولوی احمد ملاحؔ کے کلام اور غزلیات کے رنگ دنیا میں بکھیرے جانے چاہئے، آپ کے نمایاں کارناموں پر علمی شخصیات کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ لکھیں۔

آخر میں میں ان سب احباب اور اداروں کو مبارک باد پیش کروں گا جنہوں نے مولوی احمد ملاح کی کتب مرتب کر کے خصوصاً منظوم ترجمہ قرآن "نورالقرآن" نہ صرف سندھ بھر میں بلکہ پاکستان سمیت عالمی سطح پر ان کی شاعری کے موتی یکجا کرنے میں ہر قسم کا عملی کام کیا ہے اور ان کی شخصیت پر علمی و ادبی لوگوں نے، تحقیقی مضامین اور مقالے لکھے۔

آخر میں رب العزت سے دعا ہے کہ، اس منظوم ترجمہ قرآن پاک "نورالقرآن" کو پوری عالم انسانیت کی ہدایت کا ذریعہ بنا۔ آمین یارب العالمین۔

حوالہ کتب:

1. بلوچ، نبی بخش خان، ڈاکٹر، "بیلائن جابول" زیب ادبی مرکز حیدرآباد، ایڈیشن دوئم، ص197
2. الانہ، غلام علی، ڈاکٹر، "لاڑ جی ادبی و ثقافتی تاریخ" انسٹیٹیوٹ آف سندھیالوجی جامشورو، 1977ع، ص323
3. محمد زمان، طالب المولیٰ، مخدوم، "درنایاب عرف یادرفتگان" سندھی ادبی بورڈ جامشورو، ایڈیشن دوئم، 1994ع، ص962
4. قادری، ایاز، "سندھی غزل جی اوسر" انسٹیٹیوٹ آف سندھیالوجی جاشورو، ایڈیشن دوئم، 1984ع، ص264
5. میمن، عبدالمجید سندھی، "سندھی ادب جو تاریخی جائزو" روشنی پبلیکیشن کنڈیارو، 2002ع، ص78
6. مجیدی مریم، ایک انٹرویو
7. گرامی، غلام محمد، "تفریظ" دیوانِ احمد، عبدالغفور نیوز پیپر ایجنسی بدین، ایڈیشن دوئم، 2003ع، ص7
8. ڈیپلائی، محمد عثمان، "تعارف" گلشنِ احمد، عبدالغفور نیوز پیپر ایجنسی بدین، ایڈیشن پنجم، 1997ع، ص4
9. سندھی، محمد ابراہیم، "حاجی احمد ملاحؒ۔ سندھی زبان کے بادشاہ شاعر" پیغامِ احمد، حاجی احمد ملاح اکیڈمی بدین، سلسلہ نمبر 4، فروری تامارچ 2007ع، ص9
10. لاشاری، مراد، "احمد ملاحؒ کی شاعری ایک مفکر کے فکر کی پرواز" پیغامِ احمد، سلسلہ نمبر 7، ص15
11. ملاح، محمد صدیق، مرحومؒ، "مولوی حاجی احمد ملاحؒ کی واقعاتی شاعری" پیغامِ احمد، حاجی احمد ملاح اکیڈمی بدین، سلسلہ نمبر 8، جنوری 2007ع، ص11
12. ملاح، محمد آدم، "حاجی احمد ملاحؒ کی زندگی کا مختصر جائزہ" پیغامِ احمد بدین، 2006ع، ص6
13. بوبکائی، عبدالقادر، "شانِ لنواری" آفسیٹ پیپر لیتھوورکس لمیٹڈ کراچی، ص20
14. نورالقرآن، "حاجی احمد ملاحؒ کے منظوم ترجمہ میں اختیار کردہ طریقہ کار و اصول" تحقیقی مطالعہ، ڈاکٹر محمد اسماعیل میمن، مھران اکیڈمی شکارپور، مئی 2013ع

15. گھانگھرو، عبدالرزاق، "پی ایچ ڈی مقالہ"، حاجی احمد ملاح

16. القرآن، سورۃ النصر

17. القرآن، سورۃ الماعون

18. القرآن، سورۃ الکوثر

19. اسلم قائم خانی، مضمون نگار، روزنامہ پاکستان، 6 نومبر 2013ع